جوشؔ ملیح آبادی

(1898 – 1982)

شبیّر حسن خاں نام، تخلص جوشؔ اور وطن ملیح آباد تھا۔ پیدائش لکھنؤ میں ہوئی۔ علم و ادب کی روایت خاندان میں بزرگوں سے چلی آ رہی تھی۔ جوشؔ کی ابتدائی تعلیم و تربیت گھر پر ہوئی۔ عربی و فارسی میں اچھی استعداد پیدا کی۔ اس کے بعد لکھنؤ، سیتا پور، آگرہ اور علی گڑھ میں تعلیم حاصل کی۔

1916 میں والد کے انتقال کے بعد وہ کلکتہ (کولکاتہ) چلے گئے یہاں اُن کی ملاقات رابندر ناتھ ٹیگور سے ہوئی۔ ٹیگور کی شخصیت اور شاعری نے جوشؔ کو متاثر کیا۔ 1924 میں وہ عثمانیہ یونی ورسٹی، حیدر آباد کے دارالترجمہ میں ناظر ادب کے عہدے پر ملازم ہوگئے۔ 1934 میں دہلی آگئے جہاں ان کے کئی شعری مجموعے شائع ہوئے۔ ''قلم'' کے عنوان سے ایک رسالہ بھی جاری کیا۔ اس کے بعد وہ پونا کی ایک فلم کمپنی میں ملازم ہوگئے۔ آزادی کے بعد حکومتِ ہند کے رسالے ''آج کل''، دہلی کے مدیر مقرر ہوئے۔ 1955 میں انھیں پدم بھوشن کے اعزاز سے نوازا گیا۔ اسلام آباد (پاکستان) میں ان کا انتقال ہوا۔

جوشؔ ملیح آبادی انتہائی قادر الکلام شاعر تھے۔ اُن کا پہلا مجموعۂ کلام ''روحِ ادب'' 1929 میں شائع ہوا۔ اس کے بعد اُن کے کئی مجموعے منظرِ عام پر آئے جن میں ''شعلہ و شبنم''، ''حرف و حکایت'' اور ''سنبل و سلاسل'' قابلِ ذکر ہیں۔ اُن کا آخری شعری کارنامہ نامکمل طویل نظم ''حرفِ آخر'' ہے۔ نثر میں اُن کی معروف کتاب اُن کی آپ بیتی ''یادوں کی برات'' ہے۔

جوشؔ نے غزلیں اور رباعیاں بھی کہی ہیں لیکن بنیادی طور پر وہ نظم کے شاعر ہیں۔ ابتدا میں اُن کی نظموں کا موضوع فطرت کی تصویر کشی تھا جس کی وجہ سے انھیں شاعرِ فطرت کہا جاتا تھا۔ تحریکِ آزادی کے زیرِ اثر اُنھوں نے حبِ وطن کے گیت گائے اور سیاسی مسائل کو موضوع بنایا۔ اپنے ولولہ انگیز لب و لہجے کی وجہ سے ''شاعرِ انقلاب'' کہلائے۔

© NCERT not to be republished

SO12CH20

گرمی اور دیہاتی بازار

دوپہر، بازار دُکاں، گاؤں کی خلقت کا شور
خون کی پیاسی شعاعیں، روح فرسا لوٗ کا زور
آگ کی رو، کاروبارِ زندگی کا پیچ و تاب
تند شعلے، سرخ ذرّے، گرم جھونکے، آفتاب
شور، ہلچل، غلغلہ ، ہیجان، لُو، گرمی، غُبار
بیل، گھوڑے، بکریاں، بھیڑیں قطار اندر قطار
مکھیوں کی بھنبھناہٹ، گُڑ کی بو، مرچوں کی دھانس
خرپُزے، آلو، کھلی، گیہوں، کدو، تربوز، گھانس
دھوپ کی شدت، ہوا کی یورشیں، گرمی کی رَو
کملیوں پر سرخ چاول، ٹاٹ کے ٹکڑوں پہ جو
گرم ذرّوں کے شدائد، جھکّڑوں کی سختیاں
جھکڑوں میں کھانستے بوڑھوں کی چلموں کا دھواں
ماؤں کے کاندھے پہ بچے گردنیں ڈالے ہوئے
بھوک کی آنکھوں کے تارے، پیاس کے پالے ہوئے
بام و در لرزے ہوئے خورشید کے آفات سے
ہرنَفَس اک آنچ سی اٹھتی ہوئی ذرّات سے

© NCERT not to be republished

مرد و زن گردش میں چیلوں کی صدا سنتے ہوئے
چلچلاتی دھوپ کی رو میں چنے بھنتے ہوئے
یوں شعاعیں سایۂ اشجار سے چھنتی ہوئی
میان سے موسم کی تیغِ بے اماں نکلی ہوئی
لوٗ کے مارے بام و در کی روح گھبرائی ہوئی
دوستوں کی شکل پر بیگانگی چھائی ہوئی
آسماں پر ابر کے بھٹکے ہوئے ٹکڑوں کا رم
نشے میں مُمسِک کا جیسے وعدۂ جود و کرم

© NCERT not to be republished

ہر روش پر چڑ چڑاپن، ہر صدا میں بے رخی
ہر جگر بھنتا ہوا، ہر کھوپڑی پکتی ہوئی
سر پہ کافر دھوپ جیسے روح پر عکسِ گناہ
تیز کرنیں، جیسے بوڑھے سود خواروں کی نگاہ

—— جوشؔ ملیح آبادی

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ و معنی:

خلقت	:	مخلوق مراد عام لوگ
روح فرسا	:	روح کو تکلیف دینے والا
رَو	:	بہاؤ، دھار
پیچ و تاب	:	غصّے کی کیفیت
تند	:	تیز
غلغلہ	:	شور، ہنگامہ
ہیجان	:	پریشانی، بے چینی
خر پزے	:	خر پزہ کی جمع، مراد خربوزہ
شدائد	:	شدید کی جمع، سختیاں
آفات	:	آفت کی جمع، مصیبتیں
ہر نفس	:	ہر سانس

گردش	:	چکّر
تیغِ بے اماں	:	کھلی ہوئی تلوار جس کے وار سے بچنا مشکل ہو
بیگانگی	:	اجنبیت، بے تعلقی
سایۂ اشجار	:	درختوں کا سایہ
رَم	:	بھاگنا، دوڑنا
ممسک	:	کنجوس
وعدۂ جودوکرم	:	انعام واکرام کا وعدہ
روش	:	طورطریقہ
عکسِ گناہ	:	گناہ کی پرچھائیں
سودخوار	:	سود کھانے والا

غور کرنے کی بات:

- جوشؔ کی یہ نظم بیانیہ ہے اور منظرنگاری کا اچھا نمونہ ہے۔
- جوشؔ کو الفاظ کا جادوگر کہا جاتا ہے یہ نظم اس کی مثال ہے۔
- کسی خیالی یا مرئی چیز کو ٹھوس شکل میں پیش کرنا تمثیل کہلاتا ہے۔ اس نظم میں تمثیل کے کئی اچھے نمونے ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر ’’میان سے موسم کی تیغ بے اماں نکلی ہوئی‘‘۔

سوالوں کے جواب لکھیے:

1۔ شاعر نے دیہاتی بازار کی منظرکشی کس طرح کی ہے؟

2۔ دوستوں کی شکل پر بیگانگی کیوں نظر آرہی تھی؟

3۔ لوٗ کو روح فرسا کیوں کہا گیا ہے؟

4۔ ’کافر دھوپ‘ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

© NCERT not to be republished

عملی کام:

- درج ذیل الفاظ سے واحد کی جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

قطار سختیاں گردنیں گرمی اشجار روح آفات

- اس نظم میں استعمال ہونے والے محاوروں، تشبیہوں اور تمثیلوں کی نشاندہی کیجیے۔

© NCERT not to be republished